روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 19 اپریل 2013ء 8 جمادی الثانی 1434 ہجری 19 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 89

تو نے سکھایا فرقاں

تو نے سکھایا فرقاں جو ہے مدار ایماں
جس سے ملے ہے عرفاں اور دُور ہووے شیطاں
یہ سب ہے تیرا احساں تجھ پر نثار ہو جاں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابرؓ کے نزدیک نبی کریم فجر میں سورۃ قٓ کی تلاوت کرتے تھے بعد میں یہ تلاوت اس سے بھی نسبتاً مختصر ہوگئی۔ حضرت ابوبرزہؓ اسلمی کا اندازہ ہے کہ فجر کی ہر رکعت میں 60 سے 100 آیات کی تلاوت ہوتی تھی۔ حضرت عمروؓ بن حُریث کا بیان ہے کہ انہوں نے فجر میں رسول کریمؐ کو سورۃ تکویر کی تلاوت کرتے سنا۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القراءۃ فی الفجر)

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الٓمٓ السجدہ اور سورۃ دھر کی تلاوت فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب مایقرأفی صلوٰۃ الفجر)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ان کی والدہ ام الفضلؓ نے انہیں مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات پڑھتے سنا تو کہنے لگیں میرے بیٹے! تم نے نماز مغرب میں یہ سورت تلاوت کر کے مجھے وہ زمانہ یاد کروادیا، جب میں نے نبی کریمؐ کو نماز مغرب میں سورۃ المرسلات پڑھتے سنا۔ (مسند احمد جلد 6 ص 340)

حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کو مغرب کی نماز میں سورۃ طُور پڑھتے سنا۔ اور ایسی خوبصورت اور دلکش آواز میں کہ قریب تھا کہ میرا دل اُڑ جائے۔ (مسند احمد جلد 4 ص 84)

یعنی میں مکمل طور پر اس تلاوت کے سننے میں محو ہوگیا اور اپنی کوئی ہوش نہ رہی۔

حضرت جابر بن سمرہؓ نے نماز مغرب میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنے کی سنت رسولؐ روایت کی ہے۔

(شرح السنہ للبغوی جلد 3 ص 81)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو نماز عشاء میں سورۃ التین کی تلاوت کرتے سنا۔ اور خدا کی قسم میں نے آپؐ سے زیادہ خوبصورت آواز میں تلاوت کرنے والا کوئی نہیں سنا۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب القراءۃ فی المغرب والعشاء)

حضرت معاذؓ بن جبل کو رسول کریمؐ نے عشاء میں نسبتاً مختصر قراءت کی خاطر سورۃ شمس، والضحیٰ، واللیل اور سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہدایت فرمائی۔ (مسند احمد جلد 6 ص 340)

نبی کریمؐ جمعہ اور عیدین کے موقع پر سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرماتے تھے۔

(تفسیر الدر المنثور سورۃ الاعلیٰ جلد 8 ص 480 دارالفکر)

نمایاں کامیابی

مکرم وحید احمد جنجوعہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ سیتا نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے شعبہ میکا ٹرونکس 2012ء کے فائنل نتائج کے مطابق CGPA 3.79 حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی اور یونیورسٹی کی جانب سے گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائی۔ عزیزہ نے یونیورسٹی کانووکیشن کے موقعہ پر گورنر پنجاب جناب مخدوم احمد محمود سے یہ میڈل وصول کیا۔ عزیزہ نے مزید اعلیٰ تعلیم کیلئے فل برائٹ (Full Bright) سکالرشپ بھی حاصل کر لیا ہے۔ عزیزہ مکرم عبدالحمید جنجوعہ صاحب مرحوم کی پوتی، مکرم بشیر احمد زاہد صاحب مرحوم سابق استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی نواسی اور حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آئندہ اعلیٰ ترین کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز عزیزہ ہر مقام پر جماعت احمدیہ کا نام روشن کرنے والی اور صحت وسلامتی کے ساتھ جماعتی خدمات میں حصہ لینے والی ہو۔ آمین

سوئمنگ پول کا آغاز

اس سیزن کیلئے سوئمنگ پول مورخہ 21۔اپریل 2013ء کو بعد از نماز عصر کھلے گا۔ انصار، خدام اور اطفال سے اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی درخواست ہے۔ ممبر شپ فارم سوئمنگ پول پر دستیاب ہیں۔ ممبر شپ کارڈ کے بغیر سوئمنگ کے لئے آنے والے خدام و اطفال اپنے تجدید کارڈ ساتھ لائیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

سوالات از خطبہ جمعہ

29 مارچ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ ایک ہفتہ بعد ان سوالات کے جوابات شائع کئے جائیں گے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔

nazarat.markazia@gmail.com

5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

س1: سیدنا حضور انور نے 29 مارچ 2013ء کو خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

س2: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

س3: بیت الرحمٰن، بیت بشارت سپین کے کتنے سال بعد جماعت کو تعمیر کرنے کی توفیق ملی؟

س4: ویلنسیا میں احباب جماعت کی کتنی تعداد ہے؟

س5: سپین میں مسلمانوں کے زوال کے کتنے عرصہ بعد پہلی بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی؟

س6: سپین میں اس وقت دیگر مسلمانوں کی کتنی تعداد ہے اور زیادہ تر تعداد کن علاقوں سے سپین میں آئی ہے؟

س7: 2030ء تک سپین میں مسلمانوں کی تعداد اندازاً کتنی ہوگی؟

س8: 30 سال پہلے مسلمانوں کی سپین میں کیا تعداد تھی؟

س9: سپین کی تاریخ میں ویلنسیا کی کیا اہمیت ہے اور حضور انور نے یہاں بیت کی تعمیر کو کیوں ترجیح دی؟

س10: سپین میں موجود تمام مسلمانوں کو احمدیت کا پیغام سپینش احمدی بہت تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود کیسے پہنچا سکتے ہیں؟

س11: محل وقوع کے حوالہ سے بیت بشارت کی حضور انور نے کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

س12: سپین میں احمدیوں کی تعداد بڑھانے کے حوالہ سے حضور انور نے مقامی احمدیوں کو کیا لائحہ عمل دیا ہے؟

س13: مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کا بدلہ ہم نے کس طرح لینا ہے؟

س14: حضور انور نے یہاں (سپین) کے مسلمانوں کے زوال کے کیا اسباب بیان فرمائے؟

س15: سپین کے مسلمانوں پر کیا کیا ظلم ہوئے؟

س16: ہمیں یہاں (سپین) کے ہر شہری سے محبت کیوں ہے اور ان کے لئے ہم کیا پسند کرتے ہیں؟

س17: مسیح موعود کے ماننے والوں کا کیا کام ہے؟

س18: حضور انور نے بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر کون کونسی دعائیں کیں؟

س19: بیت کی تعمیر کی اصل روح کیا بیان فرمائی؟

س20: قرطبہ کی عظیم مسجد آجکل کس حال میں ہے؟

س21: بیت کی اصل روح کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور کیا دعا کرنی چاہئے؟

س22: قربانی کب قبول ہوتی ہے؟

س23: عبادت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور کیا دعا ہوتی ہے؟

س24: کس عہد کے متعلق فرمایا کہ اس کی روح کو نسلوں میں پھونکنے کی ضرورت ہے؟

س25: آجکل کس قربانی کی زیادہ ضرورت ہے؟

س26: حضرت ابراہیمؑ کی دعا وارنا مناسکنا کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں محفوظ کرکے ہمیں کیا اصولی ہدایت دی؟

س27: حضرت ابراہیمؑ کی دعا میں کس چیز پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے؟

س28: وہ کونسا عمل ہے جس کے بجالانے سے اللہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے؟

س29: وہ کونسا جہاد ہے جس کی ہمیں آج سب سے زیادہ ضرورت ہے اور جو ہمیں معاشرے کی برائیوں سے بچا کر خدا کے حضور حاضر کرنے والا بنائے گا؟

س30: بیت الرحمٰن کا مسقف حصہ کتنا ہے؟

س31: بیت الرحمٰن کی تعمیر پر اندازاً کتنا خرچ آیا ہے؟

س32: بیت الرحمٰن کی عمارت کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س33: ایک مقامی اخبار نے اس بیت کی تعمیر مکمل ہونے پر کیا خبر شائع کی؟

س34: اس بیت کی تعمیر میں کس نے نمایاں خدمات انجام دیں اور وہ نمایاں خدمات کیا تھیں؟

سوالات از خطبہ جمعہ

5/ اپریل 2013ء

س1: حضور انور ایدہ اللہ نے یہ خطبہ کہاں ارشاد فرمایا؟

س2: حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں کونسی آیات کی تلاوت فرمائی؟

س3: سپین میں جماعت احمدیہ کی کتنی بیوت ہیں؟

س4: حضرت مسیح موعود نے بیوت کی ضرورت واہمیت کے بارہ میں کیا فرمایا؟

س5: حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے اقتباس بابت بیوت کی ضرورت واہمیت کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

س6: سپین کے احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

س7: سیدنا حضور انور نے حبل اللہ کس کو قرار دیا؟

س8: ایک احمدی کب حقیقی احمدی کہلاتا ہے؟

س9: ویلنسیا (Valencia) کی پارلیمنٹ کے صدر نے فکر سے کیا اظہار کیا؟

س10: اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بنیادی چیز کیا ہے؟

س11: بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر کن شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی نیز ان کی تعداد کیا تھی؟

س12: مربیان کو خلیفہ وقت کس غرض کے لئے بھجواتے ہیں اور ان کی کیا ذمہ داری ہے؟

س13: تربیت اور دعوت الی اللہ کے لئے کیا ضروری ہے؟

س14: صبر کے حصول کے لئے کیا ضروری ہے؟

س15: جماعتی عہدیداروں کو حضور نے کیا نصیحت فرمائی؟

س16: ہر احمدی کی کیا ذمہ داری ہے؟

س17: حضور انور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں قرآنی لفظ حکمت کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

س18: موعظہ حسنہ سے کیا مراد ہے؟

س19: ترقی کرنے والی قوموں کی کیا علامت بیان فرمائی؟

س20: خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے کس کے متعلق دعا کی تحریک کی؟

کسی سے عداوت نہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمیں تو اس غلط عقیدہ سے دشمنی ہے جس کے مطابق انہوں نے ہمارے آدمیوں کو شہید کیا اور جسے (دین) کی تعلیم کے خلاف انہوں نے اختیار کر رکھا ہے اور اگر کوئی سچے دل سے توبہ کرلے تو چاہے وہ کتنا بڑا دشمن ہو ہم اسے اپنا بھائی سمجھیں گے۔ آخر جو احمدی بنتے ہیں وہ کہاں سے آتے ہیں؟ یہ انہی لوگوں میں سے آتے ہیں جو احمدیت کے شدید مخالف ہوتے ہیں بلکہ ایسے ایسے شدید دشمن ہدایت پر آجاتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔......

میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذات سے بھی کبھی دشمنی نہیں ہوئی بلکہ بچپن میں جب مجھے کامل عرفان حاصل نہیں تھا میں بعض دفعہ حیران ہوکر کہا کرتا تھا کہ خدایا! کیا میرے اندر غیرت کم ہے کہ لوگ تو کہتے ہیں ہمیں مولوی ثناء اللہ پر بڑا غصہ آتا ہے مگر مجھے نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ اپنی ذات میں مجھے کسی شخص سے عداوت نہیں، نہ اپنے دشمن سے اور نہ سلسلہ کے کسی دشمن سے۔ افعال بیشک مجھے برے لگتے ہیں اور انہیں مٹا دینے کو میرا جی چاہتا ہے کہ مگر کسی انسان سے مجھے دشمنی نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ سلسلہ کے شدید ترین دشمنوں کی ذات سے بھی مجھے آج تک کبھی عداوت نہیں ہوئی حالانکہ اگر عداوت جائز ہوتی تو ان لوگوں سے ہوتی جو خدا اور اس کے رسول کے دشمن ہیں کیونکہ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو کم درجہ دے مگر خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کو زیادہ برا جانے۔ مگر جب خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی ذات سے بھی مجھے کبھی عداوت نہیں ہوئی تو اپنے دشمنوں کی ذات سے مجھے کس طرح عداوت ہوسکتی ہے۔ یہ دل بیشک چاہتا ہے کہ ہمارے سلسلہ کے دشمن اپنے منصوبوں میں ناکام رہیں اور اللہ تعالیٰ یا تو انہیں ہدایت دے یا ان کی طاقتوں کو توڑ دے مگر یہ کہ ان کو اپنی ذات میں نقصان پہنچے یہ خواہش نہ کبھی پہلے میرے دل میں پیدا ہوئی اور نہ اب ہے۔ تو آدمیوں کی عداوت کوئی چیز نہیں۔ جس چیز کو مٹانا ہمارا فرض ہے وہ خلاف (دین) عقائد اور طریقے ہیں جو دنیا میں جاری ہیں۔ اگر ہم ان عقائد اور ان طریقوں کو مٹانے کی بجائے آدمیوں کو مٹانے لگ جائیں اور وہ اصول اور طریق خود اختیار کرلیں تو اس کی ایسی ہی مثال ہوگی جیسے کوئی بادام کے چھلکے رکھتا جائے اور مغز پھینکتا جائے۔ آدمی تو مغز ہیں اور ان کے افعال وہ چھلکے ہیں جن کو دور کرنا ہمارا کام ہے۔ پس جس چیز کو مٹانا ہے اگر اسی کو ہم لے لیں اور جس کو رکھنا ہے اس کو مٹا دیں تو اس میں کونسی عقلمندی ہوگی۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 105)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

بیلجیئم میں بیت کی تعمیر آپ لوگوں نے کرنی ہے۔ یہ دینی مہم ہے اس کے لئے اپنے دلوں کو کھولیں اور بڑھ چڑھ کر بیت کی تعمیر کے لئے قربانی کریں

آج ہم میں خدا کا مسیح تو براہِ راست موجود نہیں ہے لیکن اُس کی دی ہوئی تعلیم اور اُس کا قائم کیا ہوا نظام اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام موجود ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جماعتی ترقی وابستہ کر رکھی ہے

حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے تھے اُنہیں ہم ہر نیا دن چڑھنے پر ہر روز نئی شان سے پورا ہوتا دیکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے مسیح کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرماتا رہے گا جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں گے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہوں گے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے ہر وقت اُس کا خوف دل میں رکھنے کی کوشش کریں۔ توحید پر قائم ہوں دنیا کی چکاچوند کبھی اُس کے شرک میں مبتلا کرنے والی نہ ہو۔ ہمیشہ عبادت کی طرف توجہ کریں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف بہت توجہ دیں۔ نمازوں کے لئے سوائے اشد مجبوری کے کوشش ہونی چاہئے کہ باجماعت ادا کی جائیں

اگر ہماری عورتوں اور بچیوں کے تقویٰ کے معیار بلند ہو گئے تو ہماری موجودہ نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی کیونکہ وہ اُن ماؤں کی گودوں میں پلنے والی ہوں گی جنہوں نے ڈرتے ڈرتے اپنے دن بسر کئے اور تقویٰ سے اپنی راتیں بسر کیں۔ احمدی عورت اگر چاہے تو ایک انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ بیلجیئم کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 4 جون 2006ء کو برسلز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج آپ کا یہ جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جب جلسہ منعقد کرنے کا اعلان فرمایا تو آپ کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ افرادِ جماعت میں تقویٰ کے معیار کو بڑھایا جائے تاکہ لوگ آئیں، جمع ہوں، اکٹھے ہوں، تقاریر سنیں، پھر آپس میں ایک دوسرے کو ملیں۔ جب مختلف قوموں اور طبیعتوں کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو ملیں گے تو ایک احساس ہوگا کہ ہم ایک جماعت ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کو سُن کر احساسِ ہمدردی پیدا ہوگا۔ ایک دوسرے کے لئے دعا کی تحریک ہوگی۔ تقاریر سنیں گے اور سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فیضیاب ہو کر ایک روحانی انقلاب طبیعتوں میں پیدا ہوگا۔ آج ہم میں خدا کا مسیح تو براہِ راست موجود نہیں ہے لیکن اُس کی دی ہوئی تعلیم اور اُس کا قائم کیا ہوا نظام اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام موجود ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جماعتی ترقی وابستہ کر رکھی ہے۔

پس آج جب آپ اس جلسے پر آئے ہیں تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کے مطابق جماعت نے تو ترقی کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے تھے اُنہیں ہم ہر نیا دن چڑھنے پر ہر روز نئی شان سے پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔ آج دنیائے احمدیت میں کئی مثالیں موجود ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر کئی سعید فطرت لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں جس میں کسی کی (دعوت) کا کوئی ہاتھ نہیں، کوئی دخل نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے مسیح کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرماتا رہے گا جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں گے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہوں گے اور مسیح موعود کی آواز پر جو اُس کے نمائندہ کے ذریعے سے اُن تک پہنچ رہی ہے، لبیک کہتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کا نعرہ لگانے والے ہوں گے۔ لیکن آپ لوگ جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں، جن میں سے اکثریت پرانے احمدیوں کی ہے یا اُن کی اولادیں ہیں جن کے باپ دادا نے حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سچے دل سے آپ کی ہر بات کو سنا اور مانا اور لبّیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شامل ہوئے۔ جن کے اموال ونفوس میں اللہ تعالیٰ نے بے انتہا برکت ڈالی۔ جس کا ثبوت آپ جو اس وقت یہاں میرے سامنے بیٹھے ہیں، آپ کی اپنی ذات ہے۔ اُن لوگوں نے تنگیاں برداشت کیں، ترشیاں برداشت کیں، تکلیفیں بھی اُٹھائیں لیکن اُن کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ اُن کے ایمان ہر دن چڑھنے پر مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے اور سچے دل کے ساتھ مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ جڑے رہے اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کئے رہے۔ تو آپ لوگ اگر اپنے بڑوں کی نیکیوں کو نظر میں نہیں رکھیں گے، اُن کی قربانیوں کو پیشِ نظر نہیں رکھیں گے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی کوشش نہیں کریں گے تو جیسا کہ میں نے کہا، خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود کو تو اپنے مخلصین کی جماعت عطا فرماتا رہے گا جو تقویٰ پر بھی چلنے والے ہوں گے اور قربانیاں کرنے والے بھی ہوں گے لیکن آپ لوگ جو اُس پر عمل نہیں کر رہے اُن برکتوں سے محروم ہو جائیں گے جو حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وابستہ کر رکھی ہیں۔

پس اپنی زندگی کے مقصد کو اور حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کے مقصد کو سمجھیں اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں جو کچھ سنا ہے، اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں، اچھی تقریریں ہوئی ہوں گی، نصائح بھی ہوئی ہوں گی، علمی باتیں بھی ہوئی ہوں گی۔ صرف سن لینا اور نعرے لگا دینا ہی کافی نہیں ہے۔ ہم وہ قوم نہیں جو نعرے لگا کر یا چند لمحوں کے لئے جوش میں آ کر خوش ہو جائیں کہ چلو ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا بلکہ ہم وہ قوم ہیں اور ہمیں ایسا بننا چاہئے اور تبھی ہم اپنے مقاصد حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں جب ہم تقویٰ پر چلنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں، اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی تمام حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ہمیشہ اس بات کی تلاش میں رہیں کہ حضرت مسیح موعود ہماری زندگیوں میں کیا تبدیلی اور انقلاب لانا چاہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں سے کیا توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ ہمیشہ اسی سوچ میں ہمیں اپنی زندگی گزارنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ تعلیم کیا تھی؟ جب ہر ایک کی یہ سوچ ہوگی اور وہ حقیقی معنوں میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہوگا تو تبھی آپ کی جماعت میں شمار ہوگا۔

جلسہ سالانہ کے حوالے سے ہی مَیں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ ہمیں یاد دہانی ہو جائے کہ آپ اپنی جماعت میں کیا تبدیلیاں دیکھنا چاہتے تھے، کیا بنانا چاہتے تھے؟ کیا توقعات تھیں؟ کیا معیار تھے جو آپ کی خواہش تھی کہ آپ کی جماعت کے لوگ حاصل کریں؟ آپ فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خداترسی اور پرہیزگاری اور

نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں‘‘۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس یہ تبدیلی ہے جو آپ اپنی جماعت کے افراد میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ آج مادیت کے اس زمانے میں جہاں قدم قدم پر دوسری دلچسپیاں ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں تو ان باتوں کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے جن کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود نے توجہ دلائی ہے۔ آخرت کی طرف دل اُس وقت جھکتا ہے جب دنیا کی دلچسپیوں نے دل پر قبضہ نہ جمایا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں سے جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کی ہیں، ہم فائدہ اُٹھانے والے تو ہوں لیکن ہماری زندگیوں کا یہی مطلب و مقصود نہ بن جائیں اور ہم صرف ان کو حاصل کرنے کی دوڑ میں نہ لگ جائیں۔ صرف انہی کو حاصل کر کے ہم خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے اپنے مقصد کو پالیا۔ یہ چیزیں تو آنے جانے والی چیزیں ہیں۔ آنی جانی ہیں۔ آج آئیں گی اور کل چلی جائیں گی۔ کئی لوگ ہیں جو ہزاروں لاکھوں یورو (Euro) کماتے ہیں لیکن جب کاروبار کو دھکا لگا تو کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے۔ اپنی جائیدادوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ بینکوں نے جائیدادوں کی قرقیاں کر دیں۔ یا لاکھوں کمائے لیکن بدقسمتی ایسی کہ صحت کی حالت ایسی ہوگئی کہ اُس کو اپنی کسی خواہش کو پورا کرنے، کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے اپنے پر خرچ بھی نہیں کر سکتے۔ مثلاً

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اگر کوئی غذا ہے اور اُس کو کھانے کی خواہش ہے تو کھا نہیں سکتے۔ صحت ایسی ہوگئی ہے کہ ان نعمتوں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کو استعمال ہی نہیں کر سکتے۔ یا اولاد ایسی ناخلف اور نانہجار ہے کہ اس فکر میں ہی صحت برباد ہو رہی ہے کہ ہمارے بعد یہ سب کچھ لٹا دے گی۔ یا ایسی اولاد ہے جو ماں باپ کی عزت کرنا نہیں جانتی، نافرمان ہے۔ غرض بے شمار وجوہات ہیں جو پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس ہر احمدی کو سب سے پہلے اپنی پیدائش کے مقصد کو یاد رکھنا چاہئے۔ یہ مقصد یاد رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو ملیں گی ہی اور دنیا کی جو نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں، اُن کو تو آپ حاصل کر ہی رہے ہوں گے لیکن اُن کے بد اثرات سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ لیکن اگر اس دنیا کے پیچھے ہی دوڑتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کی پروا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ فلاں کے باپ دادے کیسے تھے؟ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث وہی لوگ ہوں گے یا ایسے بزرگوں کی وہی اولاد وارث بنی رہے گی جو اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں پر قدم مارنے والی تھی اور اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی تھی۔ اُن لوگوں کی اللہ تعالیٰ کچھ بھی پروا نہیں کرتا جو اُس کے احکام پر چلنے والے نہیں ہوتے اور اُس کے عبادت گزار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (الفرقان: 78) اُن سے کہہ دے کہ میرا ربّ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو، اُس کی عبادت نہ ہو۔ پس ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں لئے رکھیں۔ کبھی ایسے لوگوں میں شمار نہ ہوں جو راہ سے بھٹک جانے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ اُن میں شمار ہو جانے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا وعدہ فرمایا ہے۔ خالص ہوتے ہوئے اُس کے حضور جھکنے والے اور اُس سے دعائیں مانگنے والے بنیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’چونکہ خدا کے قانون میں یہی انتظام مقرر ہے کہ رحمت خاصہ انہیں کے شامل حال ہوتی ہے کہ جو رحمت کے طریق کو یعنی دعا اور توحید کو اختیار کرتے ہیں۔ اس باعث سے جو لوگ اس طریق کو چھوڑ دیتے ہیں وہ طرح طرح کی آفات میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔ (-) (الفرقان: 78) (-) (آل عمران: 98) یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو اور اُس کے فیضان کے خواہاں نہ ہو۔ خدا کو تو کسی کی زندگی اور وجود کی حاجت نہیں۔ وہ تو بے نیازِ مطلق ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 564-563 حاشیہ نمبر 11)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے ہر وقت اُس کا خوف دل میں رکھنے کی کوشش کریں۔ توحید پر قائم ہوں۔ دنیا کی چکا چوند بھی اُس کے شرک میں مبتلا کرنے والی نہ ہو۔ ہمیشہ عبادت کی طرف توجہ کریں۔ عبادت پر توجہ دیں تا کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن سکیں اور عبادات کا بہترین ذریعہ نمازیں ہیں جو پانچ وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں جن کی ادائیگی فحشاء سے بھی روکتی ہے اور کسی بھی قسم کے شرک سے بھی محفوظ رکھتی ہے بشرطیکہ یہ نمازیں خالص اللہ کے لئے ادا کی جائیں، نہ کہ دکھاوے کے لئے۔ پھر اسی طرح دوسری عبادات ہیں۔ پس جب یہ خالص ہو کر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بجالائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بھی ہوں گی۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے، زہد و تقویٰ میں ترقی کی طرف لے جانے والی بھی ہوں گی۔

لیکن جیسا کہ میں نے کہا، عبادات میں سب سے بنیادی چیز نماز ہے کیونکہ نماز کے بارے میں ہی کہا گیا ہے کہ یہ عبادت کا مغز ہے۔ پس ہر احمدی کو جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے، دنیا و آخرت کے فضلوں کا اپنے آپ کو وارث بنانا چاہتا ہے، اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور عبادات میں سب سے بہتر ذریعہ جیسا کہ میں بتا آیا ہوں، نماز ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’نماز اصل میں دعا ہی ہے........... اگر (انسان کا) نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ گویا خود ہلاکت کے نزدیک جاتا ہے‘‘۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 54 مطبوعہ ربوہ)

پس اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف بہت توجہ دیں اور پھر ہلاکت سے بچیں اور نمازوں کے لئے سوائے اشد مجبوری کے کوشش ہونی چاہئے کہ باجماعت ادا کی جائیں۔ یہی قیام نماز کا مطلب ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کا ستائیس گنا زیادہ ثواب ہے۔

(صحیح المسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ .... حدیث 1477)۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کے لئے خاص کوشش کریں۔

ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسوہ قائم کر کے ہمیں سمجھا دیا کہ نماز باجماعت کے لئے انتظام کرو۔ آخری بیماری کے وقت میں بھی جب بھی آپؐ کو ہوش آتا تھا، آپؐ نماز کا وقت پوچھتے تھے اور ایک دفعہ سہارے سے مسجد میں آئے اور جب دیکھا کہ مومنین نماز پڑھ رہے ہیں تو بڑے خوش ہوئے اور پھر آ کر آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ نماز میں بیٹھ بھی گئے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم بہ حدیث 687)، (صحیح بخاری کتاب الاذان باب اہل العلم والفضل احق بالامامۃ حدیث 680)

اُس حالت میں بھی آپ نے نماز کی طرف توجہ دی اور پھر آپ دیکھیں کہ نماز قائم کرنے کے لئے جب ابتدائی دور میں آزادی ملی، عبادت کی آزادی میسر آئی تو سب سے پہلے آپؐ نے مسجد کی تعمیر فرمائی تا کہ باجماعت نمازوں کے لئے ایک جگہ میسر آ جائے۔ چنانچہ تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہجرت کے بعد چند دن قُبا کے قیام کے دوران بھی آپؐ نے وہاں مسجد کی تعمیر کروائی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 349 ھجرۃ الرسول ﷺ / بناء مسجد قباء دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

اور پھر جب چند ہفتوں کے بعد مدینہ آ گئے تو یہاں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 350 ھجرۃ الرسول ﷺ / بناء مسجد المدینۃ...... دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

کیوں؟ اس لئے کہ آپ سب سے زیادہ نماز باجماعت کی اہمیت جانتے تھے اور جانتے تھے کہ مسلمانوں کو اکٹھا رکھنے کے لئے، اُن میں ایک جمعیت پیدا کرنے کے لئے، اُن میں وحدانیت پیدا کرنے کے لئے، اُن کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے لئے یہ مساجد ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا گھر ہونے کی وجہ سے یہ کردار ادا کرنے والی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کہ ’’تم جہاں جماعت کا قیام کرنا چاہتے ہو اور جہاں (دینی) میدان ہموار کرنا چاہتے ہو وہاں (بیت) تعمیر کردو‘‘۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 مطبوعہ ربوہ)

یہ ٹھیک ہے کہ باجماعت نماز کے لئے کوئی بھی جگہ میسر آ جائے تو نماز باجماعت ہو سکتی ہے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو تمام زمین ہی مسجد بنائی گئی ہے۔ جہاں نماز کے لئے وقت ہوا ایک مسلمان یا مومنین کی جماعت نماز ادا کر سکتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب قول النبی ﷺ جعلت لی الارض مسجدًا و طھورًا حدیث 438)

لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ پیغام پہنچانے کے لئے، (دعوت الی اللہ) کی راہیں ہموار کرنے کے لئے (بیوت) کی تعمیر ضروری ہے اور جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں یہی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے نظر آتا ہے کہ جہاں مسلمان اکٹھے ہوئے، جمع ہوئے، مسجد تعمیر ہوگئی۔ جہاں مسلمانوں کی آبادی ہوئی مسجد تعمیر کی گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی توفیق دے کہ یہاں (بیت) تعمیر کر سکیں۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ اب کچھ صورت بنتی نظر آ رہی ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس جگہ پر (بیت) کی تعمیر کی طرف کچھ پیش رفت شروع ہوئی ہے۔ یہاں جو جگہ ہے اللہ کرے یہاں باقاعدہ (بیت) بن جائے اور جب باقاعدہ (بیت) بن جائے گی تو پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح احمدیت کا تعارف اور جماعت کا پیغام اس علاقے اور اس ملک میں پہنچتا ہے، حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچتا ہے، (دین حق) کا پیغام پہنچتا ہے۔ اس کے لئے آپ کو دعا بھی کرنی چاہئے اور اس کی تعمیر کے لئے ابھی سے تیار بھی ہو جانا چاہئے۔ صرف تیاری نہیں بلکہ اب اس مدّ کے لئے رقم اکٹھی کرنی شروع کر دینی چاہئے۔ (بیت) فنڈ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیوں میں حصہ لینا چاہئے۔ اول تو خدا کرے کہ یہاں ایسے سامان پیدا ہو جائیں کہ اسی جگہ پر (بیت) کی اجازت مل جائے، ان لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ

کھول دے اور (بیت) کی تعمیر کے سلسلے میں کوئی روک نہ ڈالیں، لیکن اگر یہاں نہیں بھی بنتی تو (بیت) تو انشاء اللہ تعالیٰ بنی ہے۔ ایک نہیں کئی (بیوت) بنی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگوں نے ہی تعمیر کرنی ہیں۔

مَیں نے شروع میں جو باتیں کی ہیں، باہر کی دنیا بھی سن رہی ہوتی ہے تو اُن سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ شاید بیلجیئم کی جماعت میں اللہ نہ کرے ایمان کی اور اخلاص کی بہت کمی ہو گئی ہے۔ مَیں باہر والوں کو بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیلجیئم کی جماعت بھی بڑی مخلص ہے۔ یہ بات جو مَیں نے کی تھی وہ تمام ایسے احمدیوں کے لئے کی تھی جو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے نہیں ہیں۔ یہ صرف بیلجیئم کے لئے کوئی خاص نہیں ہے۔ لیکن اس وقت مَیں کیونکہ یہاں اس جلسے سے آپ لوگوں کو مخاطب ہوں اس لئے یہ سٹیج استعمال ہو رہا ہے۔

بہر حال مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ اس (بیت) کی یہاں تعمیر آپ لوگوں نے کرنی ہے۔ اُس کے لئے ابھی سے فنڈ قائم کریں اور بڑھ چڑھ کر اس میں قربانیاں پیش کریں۔ جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کے اقتباس میں پڑھا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ ''دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔'' آج یہ دینی مہم ہے اس کے لئے اپنے دلوں کو کھولیں اور بڑھ چڑھ کر (بیت) کی تعمیر کے لئے قربانی کریں۔ آج دنیا کے ہر ملک میں جس طرح جماعت کی (بیوت) تعمیر ہو رہی ہیں، آپ کو بھی اب مزید انتظار کئے بغیر اس مہم میں شامل ہو جانا چاہئے تا کہ آپ اس مہم میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے والے بنیں۔ بعض لوگوں کو بعض جگہوں پر اعتراض ہوتا ہے کہ شہر سے دور ہے، لوگوں کی رہائش سے دور ہے۔ جب ایک جذبہ سے آپ کام کریں گے اور نیت ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کو تعمیر کرنے کے بعد آباد بھی کرنا ہے تو تمام دُوریاں بھی ختم ہو جائیں گی اور تمام تکلیفیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ پس آپ کا یہ کام ہے کہ کمر ہمت کس لیں اور انشاء اللہ تعالیٰ (بیت) کی تعمیر کے ساتھ آپ کی (دعوت) کے میدان بھی وسیع ہوں گے۔ (بیت) کو دیکھنے کے لئے لوگوں کے وفود بھی آئیں گے اور روشن مینار (دینِ حق) کی خوبصورت تعلیم کے نور کو بکھیرنے والے ہوں گے اور آپ دیکھیں گے کہ (بیت) کی تعمیر کے ساتھ آپ کی (دعوت) کے میدان کس قدر وسیع ہو گئے ہیں۔

پس آگے بڑھیں اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنی پوری کوشش کریں۔ نہیں تو یاد رکھیں کہ یہ کام تو ہو کر رہنے والے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوں گے لیکن جو لوگ اس میں حصہ نہیں لیں گے وہ ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔ چاہے تھوڑے ہی ہوں لیکن مجھے پتہ ہے کہ بیلجیئم کی جماعت میں ایسے مخلصین ہیں کہ اگر تمام جماعت نہیں بھی کرے گی تو یہ ٹھیک ہے کہ تھوڑے بھی ایسے نکل آئیں گے جو انشاء اللہ تعالیٰ (بیت) کی تعمیر میں حصہ لینے والے ہوں گے اور اُس کو مکمل کر کے چھوڑنے والے ہوں گے۔

(بیت) کے ضمن میں یہ بات کر رہا ہوں کہ بعض شدت پسند آجکل کے حالات کی وجہ سے، (-) کے عمل کی وجہ سے ان ملکوں میں بہت زیادہ مخالفت کر رہے ہیں، (دینِ حق) کے خلاف ایک رَو چلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بعض جگہوں پر (بیوت) کی تعمیر میں روکیں بھی پڑتی ہیں۔ لیکن اس مخالفانہ ردّعمل کی وجہ سے آپ لوگوں نے خاموش ہو کر نہیں بیٹھ جانا بلکہ اس ردّعمل کو زائل کرنا ہے اور اس کے لئے بہترین ذریعہ آپ کا اپنا کردار ہے۔ اگر آپ لوگوں نے اپنے نیک نمونے اپنے ماحول میں قائم کئے اور قائم کرتے رہیں گے، جہاں جہاں آپ کی رہائش ہے اور جہاں جہاں آپ کے نماز سینٹر ہیں وہاں کے ماحول میں اگر یہ تاثر آپ قائم کریں گے اور اُس ماحول میں اُن لوگوں میں یہ تاثر قائم ہو جائے گا کہ یہ لوگ تو کچھ اور طرح کے لوگ ہیں جو قانون کا احترام کرنے والے بھی ہیں، ہمسایوں سے نیک سلوک کرنے والے بھی ہیں، شرافت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بھی ہیں، نیکیوں میں بڑھنے والے بھی ہیں اور اپنے خدا سے لَو لگانے والے بھی ہیں تو یہ روکیں خود بخود زائل ہو جائیں گی اور اس سے جہاں آپ اپنے ماحول میں نیک اثر ڈال کر (دین) کی اصل اور حقیقی تعلیم کو دنیا پر ظاہر کر رہے ہوں گے وہاں آپ پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی پڑ رہی ہو گی کہ یہ لوگ میری خاطر میرے دین کی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے اپنی برائیوں کو دور کرتے ہوئے اور میرے حکموں پر عمل کرتے ہوئے (دین) کی حسین تعلیم کے سفیر بنے ہوئے ہیں۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ''تقویٰ، پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں'' اور جب آپ حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق یہ نمونے حاصل کر لیں گے تو جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو اُس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود سے کئے ہیں، دنیا کی حسنات حاصل کرنے والے بھی ہوں گے اور آخرت میں بھی اُس کی جنت کے وارث بننے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنے والے ہوں اور آپ کے ان پاک نمونوں کی سچائی اور آپ کے قول و فعل کی یکرنگی اس قدر پُر اثر اور پُر تاثیر ہو کہ کوئی انگلی آپ پر یہ اشارہ کرتے ہوئے نہ اُٹھے اور نہ کبھی اُٹھ سکے کہ یہ لوگ بھی باقی (-) کی طرح، باقی لوگوں کی طرح ہیں جن کے قول کچھ اور ہیں، جن کی تعلیم کچھ اور ہے اور جن کے عمل کچھ اور ہیں۔ جن کے خول تو خوبصورت اور چمکتے ہوئے ہیں لیکن ان کا اندرونہ غلاظت اور گندگی سے پُر ہے' اُس کے اندر جھوٹ ہے۔ بلکہ آپ کو دور سے آتا دیکھ کر آپ کے ماحول کا ہر شخص یہ اشارہ کرے کہ دیکھو یہ وہ شخص آ رہا ہے جس کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو (دین) کی خوبصورت تصویر دکھاتا ہے اور پھر خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور یہ اُس کا عملی نمونہ ہے۔ یہ سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر ہے کہ اگر حق بات کے لئے اُس کو اپنے خلاف یا اپنے عزیز کے خلاف یا اپنے قریبی کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو یہ دے دے گا لیکن سچائی سے منہ نہیں موڑے گا، جھوٹ کو قریب نہیں پھٹکنے دے گا۔ ان لوگوں کی تعلیم کے مطابق جھوٹ شرک کی طرف لے جانے والی چیز ہے اور یہ تو خدائے واحد کے عبادت گزار ہیں اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جو وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے آیا تھا۔

پس یہ سچائی کے نمونے آپ نے قائم کرنے ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی کبھی آپ کی طرف سے جھوٹ کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے نرم دلی اور باہم محبت کے بھی اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے کبھی اپنے بھائی کی جڑیں کاٹنے والے نہ ہوں۔ اپنے جذبات پر کنٹرول ہو۔ اگر کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرے تو محض لِلّٰہ اُسے معاف کرنے والے ہوں۔

پھر عورتوں کو بھی خاص طور پر مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اپنے تقویٰ کے معیار بلند کرنے ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہیں۔ کیونکہ اگر ہماری عورتوں اور بچیوں کے تقویٰ کے معیار بلند ہو گئے تو ہماری موجودہ نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوں گی کیونکہ وہ اُن ماؤں کی گودوں میں پلنے والی ہوں گی جنہوں نے ڈرتے ڈرتے اپنے دن بسر کئے اور تقویٰ سے اپنی راتیں بسر کیں۔ احمدی عورت اگر چاہے تو ایک انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ اگر خاوند دین سے دور بھی ہٹے ہوئے ہیں، اگر نمازوں میں سست ہیں تو اُنہیں موقع کی مناسبت سے آہستہ آہستہ سمجھا کر دین کے قریب لائیں۔ اُن کو اُن کے مقصدِ پیدائش سے آگاہ کریں۔ بعض دفعہ بچے باپوں کے نمونوں کو دیکھ کر خراب ہو رہے ہوتے ہیں اس لئے ماؤں کی بھی اور اُن باپوں کی بھی بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔

پس یہ مَردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کی اصلاح کی طرف توجہ دیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اور عورتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ مَردوں کی اصلاح کی کوشش کریں تا کہ اپنی اگلی نسل کو یورپ کے لغو ماحول کی دلدل میں ڈوبنے سے بچا سکیں۔ نام نہاد آزادی سے اپنی نسلوں کو بچا سکیں۔ اگر آج اس طرف توجہ نہ دی تو پھر بعد میں ہاتھ ملنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ بچوں کو گھروں میں وہ ماحول دیں جس سے بچے ماں باپ کے پاس زیادہ وقت گزارنے والے ہوں۔ اس بارے میں کئی دفعہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں لیکن اس طرف کئی گھر پوری طرح توجہ نہیں دیتے۔ ماں باپ اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم ان یورپین ممالک میں آ گئے ہیں، یہاں ہمارے معاشی حالات پہلے سے بہتر ہو گئے ہیں اور ہمارے بچوں کو بھی بہتر تعلیمی ماحول میسر ہے۔ یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا، آپ کے بڑوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل اس لئے ہوئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والا بنانے کی کوشش کی اور بنا کر دکھایا اور حتی الوسع یہ حق ادا کرتے چلے گئے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے اموال و نفوس میں برکت ڈالی۔ آپ لوگوں پر جیسا کہ مَیں نے کہا تھا یہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں، مالی کشائش ہے یہ آپ کے کسی کمال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اپنے اُن بندوں پر فضل کی وجہ سے ہے جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ نے سنیں اور جس کا فیض اُن کی نسلیں یا آپ پا رہے ہیں۔ اگر ان فضلوں کو جاری رکھنا ہے تو اپنا تعلق بھی اُس زندہ خدا سے جوڑنا ہو گا جو زندگی دینے والا، زندگی بخش ہے اور روحانی اور مادی نعمتوں کو عطا کرنے والا ہے۔

پس ان فضلوں کو جو آپ پر ہوئے، تمام مَردوں اور عورتوں کو شکر کے جذبات سے پُر کرنے والا ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکنے والا بنانا چاہئے اور یہی چیز پھر اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپ کو اُس کے فضلوں کو مزید حاصل کرنے والا بنائے گی اور بناتی چلی جائے گی، جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ (-) (ابراہیم: 8) یعنی اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا۔

پس یہ بہتر حالات آپ لوگوں کو مزید شکر گزار بنانے والے ہوں۔ اس کشائش کی وجہ سے آپ شکر گزار بنتے ہوئے دنیاوی جھمیلوں میں پڑنے والے نہ ہوں۔ ایک دوسرے کی ٹوہ میں رہ کر ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے والے نہ ہوں۔ دنیاوی آسائشوں کی وجہ سے اپنے بچوں کی تربیت سے غافل نہ ہو جائیں۔ اُن کو دینی تعلیم دینے سے غافل نہ ہو جائیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت اور

اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت سے غافل نہ ہو جائیں کہ وہ ایک ثانوی حیثیت بن جائیں۔ کیونکہ اگر یہ صورتحال ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے جن فضلوں کو آپ پر نازل فرمایا ہے اُن کو واپس لینے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔

پس ہمیشہ اُس کی پناہ میں رہتے ہوئے اُس کے فضلوں کو جذب کرنے والا بنیں۔ اس جلسے سے آپ لوگوں نے جو بھی روحانی فائدہ حاصل کیا ہے۔ اُس سے مسلسل فائدہ اُٹھانے کے لئے اللہ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بنیں۔ آپ کی نسلیں آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور جماعت کے لئے بہترین وجود بننے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کی نسلوں کا خلافتِ احمدیہ سے ہمیشہ پختہ تعلق قائم رکھے اور آپ سب حضرت مسیح موعود کی تمام دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ ہر شر اور ہر فتنے سے آپ سب کو محفوظ رکھے اور آپ کو اپنے دین کے بہترین مددگاروں میں سے بنائے۔

۞۞۞۞۞۞۞

ح۔ بشیر احمد

برادرم چودھری محمد عبدالوہاب صاحب کا ذکرِ خیر

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے والدین کو سات بیٹے عطا فرمائے تھے۔ محترم بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہم سب سے بڑے اور عزیزم محمد عبدالوہاب صاحب سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ چھوٹا بیٹا بہت لاڈلا ہوتا ہے بالعموم یہ بات سچ ہے۔ عزیزم عبدالوہاب ہم سب کو بہت پیارا تھا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مولا کریم نے بھائی عبدالوہاب کو بہت ہی سلجھا ہوا، دین دار اور ہر ایک سے محبت کرنے والا وجود بنایا تھا۔ ان سے ملنے والا ہر شخص ان کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

ہمارے والدین کرام مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ومکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ مرحومین نے جھنگ میں اپنے گھر میں احمدیت سے وابستہ دینی ماحول قائم رکھا ہوا تھا۔ آپ ہمیشہ اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے نیک فطرت انسان دیکھنے کے خواہاں رہتے تھے اور نیک نمونہ کے ذریعہ ہم سب کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ والد محترم اپنے بیٹوں کو فجر مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے بیت میں لے جاتے تھے اور بیٹے بھی اپنے بزرگ باپ کے ساتھ نماز باجماعت کے لئے جانے کو اپنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ عزیزم محمد عبدالوہاب بہت چھوٹا تھا تو اپنے والد صاحب کی انگلی پکڑ کر سب سے آگے آگے نماز کے لئے جاتا اور بہت خوشی سے نماز ادا کر کے واپس آتا تھا۔ والد صاحب صفائی پر زور دیتے تھے۔ ایک دن عزیزم عبدالوہاب بچپن میں ان کے ساتھ ان کے دفتر میں گیا۔ والد صاحب کے رفقاء کار نے اسے گنڈیریاں لا کر دیں۔ وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ بچہ کس طرح صفائی رکھے گا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ چھوٹا سا بچہ گنڈیریاں چوس کر چھلکے نہایت سلیقہ کے ساتھ ایک کونے پر جمع کرتا گیا۔ والدین کی مذہبی تربیت کے نتیجہ میں محمد عبدالوہاب کو شروع سے ہی خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ بچپن کے کھیلوں میں آپ محلے کے بچوں کے راہنما تھے تو بڑے ہو کر یہ ملکہ یوں نکھرا کہ ہر جگہ آپ کو قائد کے طور پر خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ خدا کا یہ فضل ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا۔

ہمارے والدین جب محترم بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے پاس لندن تشریف لے گئے تو عزیزم عبدالوہاب اپنے بھائی عزیزم محمد عبدالسمیع صاحب کے پاس شیخوپورہ چلے گئے۔ وہاں کالج میں زیر تعلیم رہے اور B.A کیا۔ اس دوران 64-1962ء میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ رہے۔ اس کے بعد آپ کراچی چلے گئے اور وہاں اپنے دو بھائیوں مکرم محمد عبدالحمید صاحب (مرحوم) اور مکرم محمد عبدالماجد صاحب (حال آسٹریا) کے پاس رہے۔

برادرم محمد عبدالوہاب کے دیرینہ رفیق کار مکرم رائے عبدالقدیر صاحب (حال ناروے) بتاتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کراچی کی مجلس خدام الاحمدیہ کو آٹھ حصوں میں تقسیم فرمایا تو ہاؤسنگ سوسائٹی۔ محمد علی سوسائٹی۔ بہادر آباد اور کشمیر روڈ وغیرہ کا علاقہ مجلس سوسائٹی کے نام سے وجود میں آیا۔ مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب اس مجلس کے قائد بنائے گئے۔ آپ کا عرصہ خدمت 72-1970ء اور 74-1972ء چار سال کا تھا۔ 1973ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دست مبارک سے مجلس سوسائٹی کے لئے علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ اس خوشی میں کراچی میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی اور ان کی مجلس عاملہ شامل ہوئے۔ نومبر 1974ء میں مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب کو قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مقرر کیا گیا۔ 1974ء کے جلسہ سالانہ پر مجلس سوسائٹی کو دوبارہ علم انعامی عطا ہوا۔ اس بار مکرم عبدالوہاب صاحب وہاں قائد ضلع کے طور پر حاضر تھے۔ آپ 75-1973ء حلقہ سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

برادرم محمد عبدالوہاب صاحب کی اہلیہ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب۔ سابق نائب ناظر زراعت ربوہ بتاتی ہیں کہ 1967ء میں شادی کے بعد سے کراچی میں ہمیشہ ان کا گھر نماز فجر کا سنٹر ہوتا تھا اور رمضان میں ان کے ہاں درس وافطاری کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب قبل از خلافت ان کے گھر پر تشریف لائے تھے۔ آپ یونائیٹڈ بنک میں کام کرتے تھے۔ 1976ء میں کراچی سے مردان، پشاور اور پھر نوشہرہ تبادلہ ہوا۔ ہر دفعہ تبادلہ سے قبل آپ کو رؤیا میں آپ کی والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ دکھائی جاتیں۔ اللہ کے فضل سے ہر جگہ آپ کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی تھی۔ الحمدللہ

آپ کی شخصیت دل موہ لینے والی تھی اور آپ بچوں اور بڑوں کا دل جیت لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صوبہ سرحد کے گورنر (مکرم عبدالغفور ہوتی صاحب) کے پاس بنک کے کام کے سلسلہ میں گئے۔ یہ ملاقات دوستی میں بدل گئی پھر گورنر صاحب ان کے گھر اپنے اسکواڈ کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے۔ آپ جہاں بھی رہے ربوہ سے آنے والے خدام دین کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ اس کار خیر میں آپ کے اہل خانہ بھی توفیق پاتے۔ مکرم محبوب عالم خالد صاحب مردان نوشہرہ اور اسلام آباد میں خاص طور پر آپ کے ہاں تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کو بر وقت ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں نوشہرہ پہنچایا۔ ہوا یہ کہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نوشہرہ جانے کے لئے ویگن کے انتظار میں کھڑے تھے۔ وقت کم تھا۔ انہوں نے اپنی جگہ بدلی اور ایک دوسری جگہ آ کر کھڑے ہو گئے۔ اتنی دیر میں مکرم محمد عبدالوہاب صاحب اپنی کار میں وہاں سے گزرے آپ پشاور سے مردان جا رہے تھے۔ وہ رک گئے اور گاڑی ریورس کر کے لائے اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کو بروقت نوشہرہ پہنچایا۔

مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب نے بنک میں گریڈ 2 آفیسر کی حیثیت سے کام شروع کیا تھا اور خدا کے فضل سے ترقی کرتے کرتے سینئر وائس پریذیڈنٹ بنے۔ آپ فارن ایکسچینج شعبہ کے ماہر تھے۔ آپ 1976ء تک کراچی میں رہے پھر پشاور نوشہرہ اور مردان تبادلہ ہوا۔ 1988ء میں آپ کو ایبٹ آباد تعینات کیا گیا۔ وہاں مخالفین نے سخت مخالفت کرتے ہوئے دیواروں پر لکھ دیا کہ UBL کا زونل ہیڈ قادیانی کافر ہے اس کو نکالا جائے۔ 1988ء میں آپ پنڈی /اسلام آباد آئے۔ وہاں آپ پشاور۔ جہلم اور آزاد کشمیر کے لئے سرکل آڈٹ چیف S.V.P مقرر کئے گئے۔

آپ کو خدمت دین کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق ملتی رہتی تھی۔ لوگوں کی مالی امداد اور کام کے سلسلے میں ہر ممکن مدد کرتے تھے۔ آپ کو انصاراللہ اسلام آباد اور امیر صاحب اسلام آباد کی عاملہ میں بھی خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ 99-1998ء میں ناظم انصاراللہ ضلع اسلام آباد تھے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پاکستان آمد کے وقت ان کے مالی امور (برائے امداد و وظائف) کی دیکھ بھال مکرم عبدالواہاب صاحب کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے اطاعت و وفا کا خاص تعلق تھا۔ مردان میں 79-1978ء میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فون کر کے مکرم عبدالوہاب صاحب کو پنڈی بلوایا۔ آپ کو حضور نے ملاقات کی سعادت عطا فرمائی اور زر مبادلہ سے متعلق استفسار فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے بھی ایسے ہی قدیم تعلقات کی سعادت پائی۔ آپ کے کئی خطوط فائل کی زینت ہیں۔ 1989ء کے جلسہ لندن میں حاضر ہو کر حضور کی شفقت پائی۔ آپ 1991ء اور 1992ء میں قادیان کے جلسوں سے بھی مستفیض ہوئے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست عرض کرتے رہتے تھے اور حضور ایدہ اللہ کے پُر شفقت جوابات کی سعادت پاتے تھے۔

عزیزم برادرم محمد عبدالوہاب صاحب 2010ء میں چند ماہ بیمار رہنے کے بعد 27 رمضان المبارک 7 ستمبر 2010ء کو اپنے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان میں ان کے دو بھائی ایک بہن، اہلیہ اور تین بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو ان کی نیکیوں کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11-اپریل 2013ء کو بیت الفضل لندن میں 10:30 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب منصور

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد منصور صاحب آئی سپیشلسٹ سابق امیر ضلع وہاڑی حال یو کے U.K پر Visit آئے ہوئے تھے کہ 17-اپریل 2013ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراء (چک 99 شمالی ضلع سرگودھا) رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ پندرہ سال بوریوالہ شہر میں بطور صدر جماعت اور کچھ عرصہ بطور امیر ضلع وہاڑی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو بوریوالہ شہر میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر اور احمدیہ قبرستان کے لئے ایک ایکڑ رقبہ منظور کروانے کی توفیق ملی۔ یہاں آپ کا Eye Hospital ہے جس سے ہزار ہا مریضوں کو سستے علاج کا موقع ملا۔ 50 ہزار سے زائد کامیاب آپریشن کرنے پر انٹرنیشنل آئی سیمینار میں امریکن بایوگرافیکل انسٹیٹیوٹ سے 1988ء میں گولڈ میڈل بھی حاصل کیا۔ اپنے آبائی گاؤں میں ایک فری ڈسپنسری بھی بنائی ہوئی تھی جہاں سے غرباء کو مفت علاج کی سہولت میسر تھی۔ بہت نیک، غریب پرور، دعا گو اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب

مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب آسٹریلیا مورخہ 10 مارچ 2013ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1969ء سے 2002ء تک ٹی آئی کالج ربوہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ نے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کچھ عرصہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم بھی رہے۔ 13 سال تک بطور ناظم گوشت جلسہ سالانہ ربوہ خدمت بجالانے کی بھی توفیق پائی۔ 2007ء میں آسٹریلیا چلے گئے جہاں آپ صدر قضاء بورڈ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت سادہ، اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے، خلافت کے فدائی اور اطاعت گزار، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد صاحب مرحوم جھنگ مورخہ 19 مارچ 2013ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب آف لدھیانہ کی پوتی تھیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے دوسرے سفر لدھیانہ کے موقع پر بیعت کی تھی۔ آپ کے میاں 1995ء میں وفات پا گئے تھے۔ آپ نے عرصہ بیوگی نہایت صبر اور شکر سے گزارا اور بچوں کی بہت اچھے رنگ میں پرورش اور تربیت کی۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور چندوں میں باقاعدہ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عرفان احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آج کل ٹوگو میں صدر جماعت اور مربی انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمد نصرت اللہ غوری صاحب

مکرم محمد نصرت اللہ غوری صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل غوری صاحب حیدر آباد انڈیا مورخہ 16 مارچ 2013ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ آپ نے حیدر آباد زون میں نائب زونل امیر اور سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا خلافت سے محبت اور اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔ عہدیداران اور مرکزی مہمانوں کا احترام کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بشارت بیگم امینی صاحبہ

مکرمہ بشارت بیگم امینی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد امینی صاحب بریڈفورڈ مورخہ 16 مارچ 2013ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والی، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، خدمت خلق میں پیش پیش نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی نیک تربیت کی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالمجید ناصر صاحب

مکرم عبدالمجید ناصر صاحب ابن مکرم مولوی عبداللطیف صاحب کراچی مورخہ 14 مارچ 2013ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو تعلیم وتربیت کے لئے قادیان میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے سپرد کر دیا تھا۔ اسی تربیت کی بدولت آپ کی ساری زندگی خلافت سے محبت اور جماعت سے وابستگی میں گزری۔ پاکستان میں جب جلسہ پر پابندی لگی تو آپ نے قادیان جانا شروع کر دیا اور 2011ء تک باقاعدگی سے وہاں جاتے رہے۔ آپ کو کراچی کے حلقہ النور میں ایک لمبا عرصہ بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے حلقہ میں تعلیم القرآن اور تربیت کے حوالے سے دلچسپ پروگرام بھی کرواتے رہے۔ اولاد کی بھی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم طالب حسین صاحب ہومیو ڈاکٹر

مکرم طالب حسین صاحب ہومیو ڈاکٹر ابن مکرم نور ولی صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد مورخہ 24 مارچ 2013ء کو 56 سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ آپ اپنے کلینک کے سامنے واقع ہوٹل میں لگی آگ کو دیکھ رہے تھے کہ سڑک پر آنے والی ایک تیز رفتار ویگن نے سڑک کے کنارے کھڑے کئی افراد کو زخمی کر دیا۔ آپ بھی اس گاڑی کی زد میں آ کر شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کو ہسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور ہر طبقہ فکر میں بہت مقبول تھے۔ غرباء، بیوگان اور یتامیٰ کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت بلند حوصلہ والے اور اطاعت گزار تھے۔ مالی قربانی میں بہت باقاعدگی اور تسلسل تھا۔ خلافت سے پختہ تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے جنازہ میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے اور تدفین تک موجود رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ کینیڈا مورخہ 26 مارچ 2013ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے کینیڈا کی دو جماعتوں لندن (انٹاریو) اور سڈبری میں صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو بیت الذکر کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی معیت نصیب ہوئی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، نظام خلافت اور نظام جماعت کے وفادار، دعوت الی اللہ کی مساعی میں پیش پیش، ہمدرد، متوکل علی اللہ، نیک اور متقی انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم نعمت اللہ بھٹی صاحب

مکرم نعمت اللہ صاحب بھٹی ابن مکرم چوہدری فیروزدین صاحب ربوہ مورخہ 18 دسمبر 2012ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت رانا رحیم بخش بھٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے۔ آپ نے فضل عمر ہسپتال میں 33 سال میل نرس کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ایک لمبا عرصہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے ساتھ سرجیکل وارڈ میں بطور وارڈ انچارج کام کیا۔ آپ اپنی ڈیوٹی انتہائی محنت اور ایمانداری سے کیا کرتے تھے۔ مرحوم متوکل علی اللہ صابر وشاکر، خوش اخلاق، شفیق اور ہر ایک کی خدمت کرنے والے صاحب رؤیا، نیک اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ڈسکہ مورخہ 26 فروری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، نظام خلافت سے عشق کی حد تک پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والی، غریب پرور، صابر وشاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ آج کل نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم غلام حسن صاحب

مکرم غلام حسن صاحب Nidda جرمنی مورخہ 29 جنوری 2013ء کو 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے جرمنی میں بیعت کی تھی۔ جماعت سے بہت پیار و وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل منتظم عمومی انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(باقی صفحہ 8 پر)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19/اپریل 2013ء

6:25 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 29 مارچ 2004ء
8:40 am	ترجمۃ القرآن ریکارڈنگ 6/اگست 1996ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 3/اپریل 2004ء
1:30 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
9:20 pm	خطبہ جمعہ 19-اپریل 2013ء
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 3/اپریل 2004ء

بقیہ از صفحہ 7 فہرست نماز جنازہ

مکرمہ ناصرہ بی بی صاحبہ

مکرمہ ناصرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم محمود آباد سندھ مورخہ 15 مارچ 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ تقریباً ایک سال سے فالج اور کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، صابرہ وشاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مولوی یامین خان صاحب

مکرم مولوی یامین خان صاحب نارووال مورخہ 7 فروری 2013ء کو 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نے 1962ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو اور صاحب کشف ورؤیا بزرگ تھے۔ آپ کو اپنی جماعت میں بحیثیت صدر جماعت، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور زعیم انصار اللہ کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے گھر کے ساتھ ایک بیت الذکر بنوانے کی بھی توفیق پائی۔

مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب

مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب راولپنڈی مورخہ 6 جنوری 2013ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے اپنی جماعت حلقہ خیابان سرسید میں لمبا عرصہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایوان توحید کے شعبہ وصایا میں اعزازی کارکن کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نڈر داعی الی اللہ تھے۔ جماعت کے اطاعت گزار، مالی قربانی میں پیش پیش اور خلافت سے اخلاص ووفا اور محبت کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ غرباء کی بلاتفریق خاموشی سے مدد کیا کرتے تھے۔

عزیزہ امۃ المصور بھٹی

عزیزہ امۃ المصور بھٹی بنت مکرم مودود احمد بھٹی صاحب آف فلاڈیلفیا امریکہ مورخہ 3 فروری 2013ء کو 20 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ عزیزہ 8 سال کی عمر سے بیمار چلی آ رہی تھیں اور کھانے، پینے اور چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔ لمبی تکلیف دہ بیماری کا بڑے صبر وحوصلہ سے مقابلہ کیا۔ عزیزہ نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی یادگار چھوڑا ہے۔ عزیزہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام بیت الفضل لندن) کی نواسی تھیں۔

عزیزم قریشی احمد ندیم صاحب

عزیزم قریشی احمد ندیم صاحب ربوہ مورخہ 23 دسمبر 2012ء کو بعمر 17 سال بوجہ بلڈ کینسر وفات پا گئے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ وقف نو کے مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور ہمیشہ پوزیشن حاصل کیا کرتا تھا۔ بیماری کا علم ہونے کے باوجود بڑی ہمت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ نماز باجماعت کا پابند اور بڑے شوق سے جماعتی ڈیوٹیاں کرنے والا مخلص نوجوان تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 19/اپریل

طلوع فجر	4:08
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:42

الصادق اکیڈمی بوائز دار الصدر جنوبی

کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری

الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش

- پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
- فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
- چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں

پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ 0476214399

سیل - سیل - سیل

ربوہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ

ہر لیڈیز جوتے کے ساتھ 1 جوتا فری

مردانہ جوتا سیل (300) روپے

مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ NASIR ناصر

Ph:047-6212434

کار برائے فروخت

ہنڈا سوک ماڈل 1985ء اے ون کنڈیشن

Petrol پر ہے۔ ڈیمانڈ 2 لاکھ 15 ہزار

رابطہ: 0345-2447417

موسم گرما کی آمد پر لان ہی لان

سوس، چکن براز، گل احمد، نشاط، فردوس، اتحاد

اٹھوال فیبرکس فینسی ورائٹی کارنر

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبد الحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سیل - سیل - سیل

دو لیڈیز جوتوں کے ساتھ 1 جوتا بالکل فری

سکول شوز صرف-/200 روپے میں

بچوں کا جوتا صرف-/200 روپے میں

محدود مدت کے لئے

کامران شوز ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

STUDY IN GERMANY

www.erfolgteam.com

The only German based firm in affiliation with the universities offers you study opportunity in Germany

ADMISSIONS OPEN FOR INTERMEDIATE STUDENTS

With or Without German Language

Quick Package for students with:

Intermediate (Pre-Eng., Pre-Medical, General Science, Economics, Computer Science, Commerce, etc.)

Bachelor & Master (B.Sc., B.C.S., B.Eng., B.Com., B.B.A. and other technical fields, etc.)

A-Level (with 4 subjects, 1 language)

Best offer for PHARMACY & MEDICAL field students

ADMISSION IN JUST 2 WEEKS

EMBASSY APPEARANCE IN JUST5 WEEKS

Consultancy +Admission + Embassy documentation + Interview preparation, even after reaching Germany, pick up service from Airport till University

Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany

Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243, +49 1577 5635313

www.erfolgteam.com Emailinfo@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam